مگر انھوں نے ان سب شعبوں سے متعلق اشکالات کو، متعلقہ شعبے کے ماہرین ہی کی طرح سلجھا دیا ہے۔ سید مودودیؒ کے جوابات حکمت و بصیرت کے ساتھ ان کے اجتہاد پر دال ہیں۔

"عرض ناشر" میں محترم ہمدانی صاحب نے رسائل و مسائل کی اہمیت اور ان کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بجا طور پر کہا ہے کہ بیسویں صدی میں جاہلیت نے اپنے عروج پر پہنچ کر عالم انسانیت پر ایک ہمہ پہلو جنگ مسلط کر دی ہے۔ جاہلیت کے اس چنگل سے انسانیت کو آزاد کرانے کے لیے ہمیں بیسویں صدی میں فقط گنے چنے مردان خدا نظر آتے ہیں۔ ان میں امام مودودیؒ کی شخصیت ممتاز ترین حیثیت رکھتی ہے۔ بہت سے لوگ خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں اور ہمیں ان کی قابل قدر خدمات سے انکار نہیں ہے لیکن امام مرحوم کا جس نے بھی مطالعہ کیا ہے، وہ تسلیم کرے گا کہ انھوں نے جاہلیت کی جملہ بیماریوں کی صحیح صحیح تشخیص کی ہے اور وحی ربانی کی روشنی میں ان امراض انسانی کا بہترین علاج بھی تجویز کیا ہے۔

ہمدانی صاحب کہتے ہیں: امام مرحوم نے اپنے لیے ایک مفتی کے بجائے معالج کا کردار پسند کیا ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ آپ نے حد درجہ معروف زندگی کے باوجود، گوناگوں مسائل اور مشکل اور پیچیدہ ترین سوالات و اشکالات کے شافی و کافی جواب دیے ہیں۔ ان جوابات میں وہ کسی گروہی یا فرقہ وارانہ تعصب یا جانب داری سے قطعی بالاتر نظر آتے ہیں۔

فارسی قارئین، خصوصاً اہل ایران، زیر نظر کتاب میں واضح کردہ دانش آموز نکات پر غور کریں تو امید واثق ہے کہ انھیں اپنے مطلوبہ انقلاب کی تکمیل میں روشن خیال امام مودودیؒ کی فکر سے کافی مدد ملے گی (رفیع الدین ہاشمی)۔

اسلام یہ ہے، محمد الغزالی۔ ترجمہ: ابو مسعود اظہر ندوی۔ ناشر: اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۷۸۱، حوض سوئی والان، نئی دہلی۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۷۵ بھارتی روپے۔

محمد الغزالیؒ عربی زبان کے نامور ادیب اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی تصنیف ھذا دیننا کا اردو قالب ہے۔ ابتدا میں عقائد سے بحث کی گئی ہے۔ مصنف نے توحید، قضا و قدر اور آخرت کے سلسلے میں آیات قرآنی سے استنباط کے علاوہ آفاق و انفس کے شواہد بھی پیش کیے ہیں۔ اس کے بعد "یہ زندگی" میں مساوات، حقوق، عقل کی آزادی، مفلسی اور خوف سے آزادی جیسے عنوانات کے تحت اسلام کے انعامات اور مادی زندگی کی بے حیثیتی کا ذکر ہے۔ پھر حدود، تعزیرات، نکاح و طلاق، معاشرت کے دیگر مختلف پہلو، فرد اور قوم کے تعلقات پر اظہار خیال کیا ہے۔ معاشرتی مسائل پر بحث مختصر ہے اور تشنگی کا احساس دلاتی ہے۔

مصنف ایک جگہ لکھتے ہیں: ”عملی اعتبار سے کسی بھی علاقے اور زمانے میں امت، زندگی کو حق کے ساتھ ہم آہنگ کرنے اور اس کے تابع کرنے سے بالکل کنارہ کش نہیں ہوئی“ مگر مناسب ہوتا اگر علامہ غزالی” اقامت دین کے لیے ہونے والی مساعی کا بھی تذکرہ کر دیتے۔ احیاے دین کی کاوشوں کے تذکرے کے بغیر، لکھی جانے والی کتابیں قارئین کو اوراد و وظائف کی طرف تو متوجہ کرتی ہیں لیکن کفر کو مغلوب کرنے اور حق کو غالب کرنے کی جدوجہد کا حصہ نہیں بناتیں۔ نتیجہ یہ کہ مطالعے کے بعد اسلام کے فضائل پر تو اتفاق ہو جاتا ہے لیکن ظلم و زیادتی اور کفرو سرکشی کے خاتمے کے لیے کوئی سرگرمی منظم نہیں ہو پاتی۔

ایک طویل عرصے تک عربی زبان رشد و ہدایت کا منبع بنی رہی۔ بعدازاں فارسی زبان میں دینی و علمی تصنیفات، صدیوں تک ہماری علمی پیاس بجھاتی رہیں۔ پھر اُردو زبان دینی و تحقیقی اور ادبی و سوانحی تخلیقات سے مالا مال ہوئی۔ اب بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ عربی و فارسی کے بعد دینی کتب کا سب سے بڑا ذخیرہ اُردو زبان میں ہے۔ دعوت دین کے موضوع پر بھی اُردو زبان میں بہت سی موثر، جامع اور جان دار اسلوب کی حامل کتابیں موجود ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو زیرنظر کتاب میں ہمیں کوئی انفرادیت نظر نہیں آتی۔ یہ کوئی تحقیقی و علمی کتاب نہیں، مگر اسلام کی تعلیمات کو مختصراً اور عمومی طور پر سمجھنے کے لیے بہرحال ایک پرکشش تحریر ہے۔ مصنف نے آخری حصے میں بتایا ہے کہ بعض مسیحی اور مغربی مستشرقین کے اعترافات موجود ہیں کہ اسلام سب سے مکمل اور ترقی یافتہ دین ہے اور اسلامی شریعت، عقل سے ہم آہنگ اور سائنسی حقائق کے مطابق ہے۔ اسی طرح اسلامی فقہ، انسان کی تمام ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ ”آخری بات“ کے تحت مصنف نے لکھا ہے کہ: ”مسلمان ایک لمبی مدت تک دنیا کی بہترین قوم رہے“۔ کیوں؟ اس لیے کہ اس وقت: ”اسلام کے ساتھ ان کا تعلق مضبوط تھا، جب یہ تعلق کمزور ہو گیا اور دونوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو گیا تو وہ دھیرے دھیرے پیچھے جانے لگے“۔ پھر وہ تاسف کے ساتھ کہتے ہیں: ”اور یہاں تک کہ جو لوگ ان سے منزلوں پیچھے تھے، وہ منزلوں آگے نکل گئے“ (ص ۲۸۱)۔ اگر یہ سوال اٹھایا جائے کہ آج ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے؟ تو مختصر جواب ہو گا: کسی چیز کی نہیں--- صرف اور صرف اسلام، دین اور شریعت سے اپنے تعلق کو استوار اور مضبوط تر کرنے کی۔ کتاب کا اشاعتی معیار اطمینان بخش ہے (محمد ایوب منیر)۔

مطالعہ قرآن ایک نظر میں، یعقوب سردش۔ ناشر: قرآن و سنت اکیڈمی آرمور ضلع نظام آباد، اندھرا پردیش، بھارت۔ صفحات: ۲۸۵۔ قیمت: ۳۵ بھارتی روپے۔

قرآن کی تشریح نہیں بلکہ پارہ بہ پارہ، مضامین قرآن کو مختلف عنوانات قائم کر کے اپنے الفاظ میں موثر